روزنامہ

ٹیلی فون نمبر: 213029

C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com

Email:editor@alfazal.com

جمعرات 10 فروری 2005ء 1425 ہجری 10 تبلیغ 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 31

بے رخی نہ برتو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا :

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو اور باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب ما ینھٰی عن التحاسد حدیث نمبر 5604)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے۔ وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے، تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا، بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے، حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے۔ محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے۔ مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی۔ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے۔ مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے۔ بعض وقت انسان جانور۔ بندر یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق ونعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔.......... خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔(۔) (آل عمران :56) میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں۔ ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسروں کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں، کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 264)

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع 04-2003

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اول۔	ضلع حیدرآباد
دوم۔	ضلع لاہور
سوم۔	ضلع سیالکوٹ
چہارم۔	ضلع راولپنڈی
پنجم۔	ضلع اسلام آباد
ششم۔	ضلع میرپور آزاد کشمیر
ہفتم۔	ضلع قصور
ہشتم۔	ضلع چکوال
نہم۔	ضلع بہاولپور
دہم۔	ضلع جہلم

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

مورخہ 11 تا 24 اپریل 2005ء کو ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی کے زیر انتظام ربوہ میں 41ویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس کے طلباء کو عربی تلفظ کی خصوصی ٹریننگ کے ساتھ عربی گرائمر، عربی بول چال اور قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی سکھایا جائے گا۔ تمام اضلاع کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع سے اس کلاس کے لئے کم از کم دو ایسے مستعد نمائندگان ضرور بھجوائیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور قرآن کریم سیکھنے کا شوق بھی رکھتے ہوں۔ کلاس سے استفادہ کرنے والے طلباء ٹریننگ کے بعد اپنی اپنی جماعت میں افراد جماعت کو قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ سکھانے اور مزید اساتذہ تیار کرنے کا کام کرینگے کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء امیر صاحب ضلع یا صدر صاحب جماعت کا تصدیقی خط اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ اس کے بغیر کلاس میں شرکت ناممکن ہوگی۔ امراء کرام سے درخواست ہے کہ دیئے گئے ٹارگٹ کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

(نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی)

مشعل راہ

انفاق فی سبیل اللہ آمد کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

وہ تمام مذاہب جو خدا کی طرف منسوب ہونے والے مذاہب ہیں ان کی ساری تاریخ کا یہ خلاصہ ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد ان میں ایسی شامل ہو جاتی ہے جو اپنے نفس کو دھوکا دیتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ جھوٹ بولا جا سکتا ہے۔ نہیں بولا جا سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ رازق وہ ہے۔ جو آپ کے محکمہ میں کام کر رہا ہو اور اسے آپ نے کل تنخواہ دی ہو ایک ہزار روپیہ اور دوسرے دن آ کر وہ آپ سے کہے کہ آپ نے کہا تھا کہ دس فیصدی مجھے واپس کر دینا تو آپ نے جو پچاس روپے مجھے دیے تھے میں پانچ روپے واپس کر رہا ہوں۔ آپ مان جائیں گے اس کی بات؟ اس سے بڑا احمق اور کون ہو سکتا ہے لیکن اگر آپ کا کارندہ اس کے پاس جا رہا ہے اور وہ اس دھوکے میں مبتلا ہے کہ اس کارندے کو پتہ نہیں کہ مجھے کتنی رقم دی گئی تھی تو پھر ایسا شخص زیادہ جرأت کے ساتھ دھوکا دینے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی بڑی بیوقوفی ہے۔ کارندے تو مہرے ہیں ان کی تو ذاتی کوئی بھی حیثیت نہیں جب ان کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو تو میں دیکھ رہا ہوتا ہوں۔ میری نظر پڑ رہی ہوتی ہے تمہارے دلوں پر تمہاری زبان پر۔ تمہاری تحریر پر اور تم جو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو میں تمہارے دھوکے میں کبھی نہیں آ سکتا اور کبھی نہیں آؤں گا اور یہ مومن بھی تمہارے دھوکے میں نہیں آتے۔ اخلاق کے لحاظ سے ادب کے تقاضوں کے پیش نظر اور یہ سوچتے ہوئے کہ ان کی دل شکنی نہ ہو کہ ہم ان پر اعتماد نہیں کرتے خواہ تمہیں یہ کہتے رہیں کہ بہت اچھا ہم اسے منظور کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی صاحب فراست بندے ہیں۔ نہ تو تم مجھے دھوکا دے سکتے ہو نہ ان بندوں کو دھوکا دے سکتے ہو۔ تمہارا رہن سہن، تمہارا معاشرہ۔ تمہاری زندگی کی اقدار ساری کی ساری یہ بتا رہی ہیں کہ تمہارے اموال کتنے ہیں۔ مگر چونکہ یہ ایک ٹیکس کا نظام نہیں۔ اس لئے اخلاقاً بھی، تہذیباً بھی اور نظام سلسلہ کی پیروی میں بھی جملہ کارکنان سلسلہ جو منہ سے کوئی کہتا ہے وہ اسے قبول کر لیتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی قبول کر لیتے ہیں کہ یہ شخص کہنے والا اپنے قول میں سچا نہیں ہے لیکن واقعات جو گزر جاتے ہیں وہ ایسے تمام دھوکے دینے والوں کے لئے انتہائی خطرہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ ان کی ساری عمر کی قربانیاں رائیگاں جاتی ہیں۔ ان کے اموال سے برکت چھین لی جاتی ہے۔ وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کو چٹیاں پڑتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ جو جانتا ہے اس کے عطا کے رستے بھی بہت ہیں اور واپس لے لینے کے رستے بھی بہت ہیں۔ رزق سے جو برکتیں ملا کرتی ہیں چین اور تسکین اور آرام جان کی برکتیں، وہ برکتیں بھی ان سے چھین لی جاتی ہیں۔ بسا اوقات ایسے خاندانوں کے بچے ان کی آنکھوں کے سامنے ضائع ہو رہے ہوتے ہیں وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

ایک دفعہ ایک جماعت کے امیر نے مجھے بتایا کہ نوجوانی میں میرا یہ حال تھا اگرچہ دھوکا تو نہیں دیتا تھا چندہ میں مگر سب سے آخر پر چندہ ادا کیا کرتا تھا اور پہلے اپنی ضرورتوں کو ترجیح دیتا تھا اور یہ سمجھ کر کہ بہت اچھا خدا کا قرضہ مجھ پر چڑھ رہا ہے کسی دن اتار دوں گا۔ میں اپنے نفس کو مطمئن کر لیتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ گواہ ہے اور میں سچ کہہ رہا ہوں کہ وہ سارا دور مجھ پر اتنی پریشانیوں کا گزرا ہے کہ ایک مصیبت سے نکل کر دوسری مصیبت میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ خدا کا مقروض ہی نہیں رہا بندوں کا مقروض بھی بن گیا۔ میں اپنی جن ذاتی ضروریات کو ترجیح دیتا تھا، وہ ضروریات پوری ہونے میں نہیں آتی تھیں۔ جس طرح جہنم کہے گی ۔(-) اس طرح میری ضروریات (-) کا تقاضا کرتی چلی جاتی تھیں کرتی چلی جاتی تھیں۔ آخر ایک دن میں نے فیصلہ کیا کہ اے خدا! تیرا حق پہلے دوں گا چاہے کچھ گزر جائے میری جان پر۔ چاہے میرے بچے فاقے کریں۔ میں بہرحال تیرا حق پہلے ادا کروں گا۔ تو مجھ سے رحم کا معاملہ کر۔ وہ کہتے ہیں وہ دن اور آج کا دن میں نے تنگی کا نام کبھی نہیں دیکھا۔ ہر بات میں برکت پڑ گئی۔ ہر نقصان ختم ہو گیا۔

پس اللہ تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اس کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کرو۔ تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو۔ یہی تو وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے اور یہی تو وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے۔

(خطبات طاہر جلد اول ص63)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں (مرحوم) واقف زندگی آف چک چہور مغلیاں 117 نزد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ سابق مینیجر احمد آباد سٹیٹ سندھ مورخہ 3 فروری 2005ء کو بعمر 86 سال بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ مورخہ 4 فروری 2005ء کو بعد نماز جمعہ بیت اقصیٰ ربوہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی) نے دعا کرائی۔ مرحومہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب باجوہ آف کتھووالی ضلع فیصل آباد حال مقیم طارق آباد (ٹاہلی) ضلع میرپور خاص کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹے مکرم رشید محمود کاہلوں صاحب، صدر جماعت احمدیہ سبزہ زار لاہور و گودام آفیسر شیزان جوس فیکٹری لاہور، مکرم طارق محمود صاحب کاہلوں مقیم طارق آباد (ٹاہلی) میرپور خاص مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب شیزان جوس فیکٹری لاہور۔ مکرم آصف محمود کاہلوں صاحب مقیم کراچی کے علاوہ تین بیٹیاں محترمہ خالدہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اقبال جاوید صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مکرمہ ساجدہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب (ر) حوالدار چونڈہ ضلع سیالکوٹ اور مکرمہ آصفہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد چٹھہ صاحب آف مدرسہ چٹھہ ضلع حافظ آباد یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ احمدیت سے دلی وابستگی رکھنے والی دعا گو، مہمان نواز اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم طارق احمد صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو 26 جنوری 2005ء کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام کاشفہ عطا فرمایا ہے۔ بچی خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب کرام سے بچی کی درازی عمر والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نتیجہ مقابلہ بین العلاقہ 2003-04

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

اول۔ علاقہ لاہور

دوم۔ علاقہ گوجرانوالہ

سوم۔ علاقہ حیدر آباد

چہارم۔ علاقہ سکھر

پنجم۔ علاقہ آزاد کشمیر

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ولادت

مکرم نعیم اکرم طاہر باجوہ صاحب مربی سلسلہ حلقہ آنبہ ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 3 جنوری 2005ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام ذیشان اکرم عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد اکرم صاحب باجوہ چک 93 فتح بہاولنگر حال حاصل پور شہر کا پوتا اور مکرم اکبر علی صاحب کاہلوں مرحوم چک 95 مراد ضلع بہاولپور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، خادم دین بنائے، دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مختار احمد صاحب ٹیلر ماسٹر وارث کالونی حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں پھیپھڑوں کا آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شریف احمد بھٹی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ میری بھاوجہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق بھٹی صاحب وحید پارک عبداللہ پور فیصل آباد مورخہ 13 جنوری 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں، مرحومہ موصیہ تھیں۔ اسی روز میت ربوہ لائی گئی۔ اور بعد نماز مغرب بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحومہ مہمان نواز صدقہ و خیرات کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مدینہ کے یہود

مستشرقین کی حقیقت سے دور آراء اور اخذ کردہ غلط نتائج

قسط سوم

دوسری روایت کی رو سے بنونضیر کے فتنے کا آغاز اِس طرح ہوا کہ عمرو بن امیہ ضمری نے مسلمان شہداء کے بدلے بنو عامر کے دو آدمی مار ڈالے۔ لیکن عمرو کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ اِس دوران بنی عامر اہلِ مدینہ سے معاہدہ کر چکے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اس فعل پر اظہارِ ناراضگی فرمایا اور فیصلہ فرمایا کہ مدینہ کی طرف سے اس کی دیت ادا کی جائے گی۔ چونکہ بنو نضیر، بنو عامر کے حلیف تھے، اس لئے رسولِ کریم ان کے پاس تشریف لے گئے تا کہ وہ اس دیت میں اپنا حصہ ادا کریں۔ انہوں نے بظاہر رضامندی ظاہر کی کہ وہ دیت کی ادائیگی میں اپنا حصہ دیں گے۔ اور کہا کہ آپ تشریف رکھیں ہم کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے مشورہ کیا کہ اِس وقت محمد (ﷺ) صرف چند ساتھیوں کے ساتھ تمہارے پاس بیٹھے ہیں اور دیوار کے ساتھ پشت لگائی ہوئی ہے، اگر اوپر کوئی شخص جا کر ان پر بڑا پتھر پھینک دے تو اِن کو قتل کیا جا سکتا ہے۔ بنونضیر میں سے سلام بن مشکم نے اِس تجویز کی مخالفت کی۔ لیکن ایک یہودی عمرو بن حجاش نے ایک بھاری پتھر لیا اور مکان پر چڑھ گیا تا کہ اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنا سکے۔ آنحضرت ﷺ کو وحی کے ذریعہ اِس منصوبے کی اطلاع مل گئی اور آپ وہاں سے اچانک تشریف لے آئے۔ اور ان کی طرف سفیر بھجوایا کہ ان کی سازش کی خبر ہو چکی ہے اس لئے وہ اب مدینہ چھوڑ جائیں۔ جب پیغام لانے والے نے یہ پیغام انہیں دیا تو بنونضیر نے اس بات سے انکار نہیں کیا کیونکہ اب ان کی سازش کا بھانڈا پھوٹ چکا تھا۔ دوسری یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی اِس منصوبے کی اطلاع دی گئی تھی، جس کی وجہ سے آپ فوری طور پر وہاں سے تشریف لے گئے لیکن اس کے بعد اس سازش کی تفصیلات اس معاشرے میں مشہور تھیں اور تاریخی کتب میں یہ تفصیلات درج ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس وقت کے یہود اس سے انکار نہیں کرتے تھے، کیونکہ بات مدینہ میں پھیل چکی تھی۔

بہر حال جس وقت یہود کو رسول اللہ کا یہ پیغام ملا کہ وہ مدینہ چھوڑ دیں تو اس کے ساتھ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافقین کا یہ پیغام ملا کہ تم مدینہ نہ چھوڑو اور جنگ کرو ہمارے دو ہزار ساتھی تمہارے ساتھ لڑیں گے، بنو قریظہ تمہاری مدد کو آئیں گے اور غطفان سے ہمارے اتحادی تمہاری مدد کو آئیں گے۔ ہزاروں جنگجوؤں کی مدد کی خوش خبری سن کر بنو نضیر اور دلیر ہو گئے۔ انہوں نے قلعہ بند ہو کر جنگ شروع کرنے کا اعلان کر دیا اور مدینہ سے نکلنے سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کو جب یہ اطلاع دی گئی کہ یہود اب جنگ کرنے پر آمادہ ہیں تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر یہودیوں نے لڑائی منظور کر لی ہے۔ اور مسلمانوں نے بنونضیر کے قلعے کا محاصرہ کر لیا۔ یہ بہت نازک وقت تھا کیونکہ ایک طرف تو منافقین کا گروہ غداری کرنے کو تیار بیٹھا تھا، دوسری طرف بنو قریظہ کے یہود سے خطرہ تھا کہ وہ بنونضیر کی مدد کو نکل آئیں گے۔ محاصرہ طویل ہونے کی صورت میں یہ خطرہ بھی تھا کہ غطفان کے مشرکین مسلمانوں پر حملہ کر دیں گے۔ ان کو پہلا دھچکا اس وقت ملا جب بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد نے صاف کہہ دیا کہ بنو قریظہ کے یہود بنونضیر کی مدد کو نہیں آئیں گے۔ دراصل مدینہ میں مسلمانوں کی آمد سے قبل یہودیوں کے مختلف قبائل کے آپس میں خوشگوار تعلقات نہیں تھے اور وہ ایک دوسرے کی حق تلفی کرتے رہتے تھے۔ اس وجہ سے ہی وہ جنگ کے دوران ایک دوسرے کی مدد بالعموم نہیں کرتے تھے کیونکہ انہیں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں تھا۔ جب منافقین نے یہ دیکھا کہ بنو قریظہ تو بنونضیر کی مدد کو نہیں آئیں گے تو ان کے دل بھی بیٹھنے شروع ہو گئے۔ خود عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے جب رسولِ کریم ﷺ کا حکم سنا تو ہتھیار اٹھائے اور مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہو گیا اور عبداللہ بن ابی دیکھتا رہ گیا۔ ایک کے بعد دوسرا دن گزرتا گیا اور بنونضیر کی مدد کو کوئی نہیں آیا اور عبداللہ بن ابی بھی گھر بیٹھا رہا۔ اب ان کے ہوش اڑنے شروع ہوئے۔ وہ مسلمانوں کو ختم کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے اور اب ان کی بقا خطرے میں پڑی ہوئی تھی اور جب انہوں نے اپنے درخت کٹتے دیکھے تو جنگ کرنے کا آسیب رخصت ہو گیا۔ پندرہ روز کے بعد وہ رسول اللہ کے حکم پر قلعوں سے باہر نکل آئے۔ اور ان کو مدینہ سے ترکِ سکونت کرنے کا حکم دیا گیا۔ وہ اونٹوں پر اپنا سامان لاد کر چلے گئے البتہ انہیں اسلحہ لے جانے کی اجازت نہیں تھی۔

(تاریخ طبری حصہ اول صفحہ 652 تا 692، سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 341 تا 361، کتاب المغازی از واقدی صفحہ 663 تا 673)

چاہے پہلی روایت کو قبول کیا جائے یا دوسری روایت کو صحیح تسلیم کیا جائے یہ بات واضح ہے کہ بنونضیر نے ایسے وقت میں معاہدہ توڑا جب ہر طرف سے مسلمان خطرات میں گھرے ہوئے تھے، سوائے خدا کی ذات کے کوئی ان کا مددگار نہیں تھا۔ اور انہوں نے اس امید پر جنگ شروع کی کہ جلد ہی ہر طرف سے مختلف گروہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائیں گے اور اتنے حملہ آوروں کے سامنے مسلمان بے بس ہو جائیں گے۔ اس کے باوجود آنحضرت ﷺ نے ان سے کمال نرمی کا سلوک فرمایا اور ان کو صرف مدینہ سے نکل جانے کی سزا دی۔ مغربی مصنفین جب اس واقعے کا ذکر کرتے ہیں تو بالعموم یہ الزام لگاتے ہیں، یا کم از کم یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ، مسلمانوں نے اپنے مفادات کی خاطر از خود بہانہ بنا کر یہ تنازع شروع کیا تھا۔ مثلاً منٹگمری واٹ صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا بنونضیر پر قتل کی سازش کا الزام لگانا بے بنیاد معلوم ہوتا ہے یا کم از کم ان کو ان کے جرم کی نسبت بہت زیادہ سزا دی گئی تھی۔ اور پھر یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ غالباً بنونضیر کے خلاف جنگ شروع کرنے کا ایک مقصد یہ ہو کہ جنگِ احد کے بعد مسلمانوں کا مورال بہت نیچے چلا گیا تھا اور ان میں نیا ولولہ پیدا کرنے کے لئے یہ جنگ شروع کی گئی تھی۔

(Muhammad:Prophet and statesman by Montgommery Watt page 148-151)

پہلی بات یہ ہے کہ واٹ صاحب اور ان جیسے دیگر مغربی مصنفین، اس تنازع کے آغاز کے متعلق جو سب سے مضبوط روایت سنن ابو داؤد میں درج ہے اس کا ذکر تک نہیں کرتے۔ کیونکہ اس روایت میں بنونضیر کی قریش مکہ کے ساتھ سازباز واضح طور پر درج ہے کہ کس طرح انہوں نے مشرکین کے اکسانے پر مسلمانوں سے جنگ شروع کرنے اور آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اور جنگ شروع کرنے والے یہود تھے مسلمان نہیں تھے۔ یہ مستشرقین اس روایت کو رد کرنے کی کوئی وجہ بیان کئے بغیر بعد میں لکھی جانے والی کتب کی وہ روایت بیان کرتے ہیں، جس کے مطابق آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی اطلاع گئی تھی کہ بنونضیر کے یہودی اوپر سے پتھر گرا کر آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ اور یہ غلط تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ بات اپنی طرف سے بنالی گئی تھی۔ یہ بات ناقابلِ فہم ہے کہ ان تاریخی کتب کے مطابق بھی، جن میں یہ روایت درج ہے یہ کہیں نہیں لکھا کہ ان یہود نے اس الزام سے انکار کیا تھا۔ اور وہ ایسا کر بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ اس وقت مدینہ میں اس سازش کی تفصیلات کا لوگوں کو علم ہو چکا تھا۔ تاریخی کتب میں پوری تفصیلات درج ہیں کہ اس سازش کے بنتے وقت کس نے اس کی مخالفت کی اور کس نے حمایت کی اور کس نے حامی بھری کہ وہ اوپر جا کر پتھر نیچے پھینکے گا۔ جبکہ ان یہود نے اس الزام سے انکار نہیں کیا بلکہ مستشرقین کے پسندیدہ مورخ واقدی نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ جب رسولِ کریم ﷺ اچانک وہاں سے تشریف لے گئے، تو ان میں سے ایک شخص کنانة بن صوریاء نے گھبرا کر لوگوں کو کہا مجھے معلوم ہے کہ محمد (ﷺ) اچانک کیوں چلے گئے ہیں۔ تو ریت کی قسم تم نے جو غداری کا تہیہ کیا تھا ضرور انہیں اس کی خبر ہو گئی ہے۔ پس اپنے آپ کو دھوکا نہ دو خدا کی قسم وہ خدا کے رسول ہیں۔ ہمارا خیال تھا وہ رسول بنی ہارون میں سے ہو گا مگر اللہ جسے چاہتا ہے اپنا رسول بناتا ہے۔ کنانة کی باتیں سن کر ان کے اور سردار سلام بن مشکم نے ان کو یوں لعنت ملامت کی کہ میں تو پہلے ہی تمہارے منصوبے کو ناپسند کر رہا تھا۔ اب وہ ضرور ہماری طرف آدمی بھجوائیں گے کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ اس کے بعد رسولِ مقبول ﷺ کا سفیر ان کے پاس آیا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ تمہاری سازش ہمیں معلوم ہو گئی ہے، اس لئے اب تم مدینہ سے باہر نکل جاؤ۔ اس روایت میں واضح درج ہے کہ اس وقت بنو نضیر ندامت محسوس کر رہے تھے اور ان میں سے کچھ کے دل یہ معجزہ دیکھ کر اسلام کی طرف جھک رہے تھے۔ جب اس سفیر نے یہ پیغام ان کو دیا تو انہوں نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ ہم نے یہ سازش نہیں کی۔ اور وہ کہہ بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ اس بحث سے جن کو نہیں بھی معلوم تھا ان کو بھی حقیقت کا پتا چل چکا تھا۔ وہ پہلے تو خاموش ہو گئے اور پھر صرف یہ کہا کہ ہمیں یہ امید نہیں تھی کہ قبیلہ اوس کا کوئی شخص یہ پیغام لائے گا کہ ہم یہاں سے نکل جائیں۔ یہ عجیب لطیفہ ہے کہ ان یہود نے تو اس بات سے انکار کیا ہی نہیں تھا کہ ہم نے یہ سازش نہیں کی بلکہ وہ تو ایک دوسرے کو اس وجہ سے ملامت کر رہے تھے۔ لیکن چودہ سو برس بعد ان مستشرقین کو یہ خبر کہاں سے مل گئی کہ یہ دعویٰ پیش کر رہے ہیں کہ دراصل تو وہ یہود معصوم تھے، ان بیچاروں پر خواہ مخواہ یہ غلط الزام لگا دیا گیا تھا۔ مدعی سست گواہ چست۔

بنونضیر کے واقعے کو بیان کرتے وقت مستشرقین جس چیز کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، وہ بنونضیر کے کھجوروں کے درخت ہیں جن کو اس لئے کٹوایا گیا تھا تا کہ جنگ جلدی اختتام پذیر ہو۔ بہت سے مستشرقین بنونضیر کی غداری اور ان کی سازش کا تو خاص ذکر نہیں کرتے، جس طرح ان کو معافی دی گئی اس کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں کرتے لیکن یہ بات بہت زور دے کر بیان کرتے ہیں کہ دیکھو مسلمانوں نے کتنا بڑا ظلم کیا کہ بنونضیر کے درخت کاٹ دیئے۔ مثال کے طور پر Historians History of the

World میں نبی اکرم ﷺ کی سوانح پر چند صفحات شامل کئے گئے ہیں لیکن سارے اہم واقعات کو چھوڑ کر بلکہ بنونضیر کے واقعے کے بھی اہم پہلوؤں کو نظرانداز کر کے، ان کھجوروں کا ذکر بڑے دکھ سے کیا گیا ہے۔ چنانچہ اِس کتاب کی جلد 7 کے صفحہ 231 پر اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس زمانے کے عرب میں جو جنگ کے معروف اخلاقی ضابطے تھے ان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان کے کھجوروں کے باغات کاٹ دئے گئے اور ان کو ان کے مضبوط قلعوں سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا۔ معلوم نہیں ان کو کس نے خبر دے دی کہ اس دور کے عرب میں بھی جنگ کے اعلیٰ اخلاقی ضابطے تھے۔ دشمن کی لاشوں کے کان ناک کاٹنا تو ان کا معمول تھا، انہوں نے درختوں کا لحاظ کیا کرنا تھا۔ یہ بات بھی صریحاً غلط ہے کہ اسلام سے قبل عرب کے لوگ جنگ کے دوران درختوں کو نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ صرف دو مثالیں اس بات کو واضح کر دیں گی۔ بنونضیر کی جنگ سے چند ماہ قبل غزوہ سویق کا واقعہ ہوا تھا۔ جس میں ابوسفیان مشرکینِ مکہ کے دوسو سواروں کو لے کر رات کو مدینہ کے اندر داخل ہوا، اور بنونضیر کے کچھ لوگوں نے ان کی خاطر مدارت کی اور میثاقِ مدینہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، ان کو مخبری بھی کی۔ پھر اس کے بعد اس فوجی دستے نے مدینہ کے نواح میں دو مسلمانوں کو شہید کیا اور ان کے کھجوروں کے باغ کو آگ لگائی۔ تاریخی طور پر ثابت ہے کہ مشرکین نے یہ فتنہ بنونضیر کے تعاون سے کیا تھا۔ جنگِ بغاث اسلام کی مدینہ میں آمد سے صرف پانچ سال قبل لڑی گئی تھی۔ اس میں ایک طرف بنوقریظہ، بنونضیر اور اوس شامل تھے اور دوسری طرف خزرج تھے۔ جب خزرج کے قدم اکھڑے تو ان کا قتلِ عام شروع ہوا۔ اس وقت اوس نے تو ہاتھ روک لئے لیکن بنو قریظہ اور بنونضیر نے قتل و غارت جاری رکھی اور پھر خزرج کے مکانات اور باغوں کو آگ لگا دی۔ جبکہ تاریخی طور پر ثابت ہے کہ نہ صرف عرب اس دور میں دورانِ جنگ دشمن کے باغات کو نقصان پہنچاتے تھے بلکہ خود بنونضیر اس کام میں کافی سرگرم رہے تھے تو پھر اس وقت بنونضیر کا اس کو ظلم قرار دینا یا آج مستشرقین کا یہ لکھنا کہ اس دور میں عرب میں اس بات کا کوئی نام و نشان نہیں تھا، ایک بے معنی بات ہے۔ اس کے بعد اس کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ بنونضیر کی جانیں صرف عبداللہ بن ابی کی مضبوط سفارش کی وجہ سے بچی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا سفیر بنونضیر کے پاس پہنچا کہ اب تمہاری سازش کا راز فاش ہو چکا ہے، اس لئے اب تم مدینہ سے باہر نکل جاؤ تو عبداللہ بن ابی نے انہیں پیغام بھجوایا کہ تم ہرگز مدینہ سے باہر نہ نکلو بلکہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے اور دیگر گروہ بھی تمہاری مدد کریں گے۔ اس کی شہ پر بنونضیر نے جنگ شروع کر دی لیکن اس کے بعد دوسروں نے تو کیا مدد کو آنا تھا، خود عبداللہ بن ابی بھی گھر بیٹھا رہا اور ان کی مدد کو نہیں آیا۔ یہ سفارش کرنے کا واقعہ تو بنوقینقاع سے جنگ کے بعد ہوا تھا، جسے بنونضیر کے واقعہ سے خلط ملط کر دیا گیا ہے۔

بائبل کی تعلیم

لیکن بنونضیر کی کھجوروں کا تذکرہ کرتے ہوئے، سب سے خوب موازنہ تو ولیم میور صاحب نے پیش کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے بنونضیر کے کھجوروں کے درخت جلائے تو بنونضیر نے اس پر احتجاج اس لئے کیا تھا کیونکہ حضرت موسیٰ کے بیان فرمودہ قانون میں اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ پھر وہ حاشیے میں استثناء باب 20.19 کا حوالہ دیتے ہیں کہ جنگ کے دوران درخت کاٹنے یا جلانے کی ممانعت ہے۔ یہ پڑھ کر لازماً یہی خیال آتا ہے کہ بائبل کی تعلیم کتنی عفو اور درگزر سے پر ہے کہ حالتِ جنگ میں درختوں کو کاٹنے یا نقصان پہنچانے کی سختی سے مناہی کی گئی ہے۔ اور اگر بغیر تحقیق کے سرسری نظر سے یہ عبارت پڑھی جائے تو پڑھنے والا یہ سوچے گا کہ بنونضیر کو درختوں کا کٹنا اس لئے ظلم لگ رہا تھا کہ وہ اس نرم شریعت کے پیروکار تھے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا حوالے کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے۔ بائبل کے اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے اگر کسی قلعے کا محاصرہ کیا جائے تو کیا طرزِ عمل ہونا چاہئے، اور ان حالات میں کن اخلاقی ضابطوں کی پیروی کرنی چاہئے۔ چنانچہ اس باب میں بیان کیا گیا ہے کہ

''جب تو کسی شہر سے جنگ کرنے کو اس کے نزدیک پہنچے تو پہلے اسے صلح کا پیغام دینا۔ اور اگر وہ تجھ کو صلح کا جواب دے اور اپنے پھاٹک تیرے لئے کھول دے تو وہاں کے سب باشندے تیرے باجگذار بن کر تیری خدمت کریں۔''

یہ جملہ پڑھ کر انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ صلح کرنے کی صورت میں یہ رعایت ہے کہ صلح کرنے والوں کو ملازم بنا لیا گیا ہے تو جنگ کرنے کی صورت میں سزا کیا ہوگی۔ چنانچہ پھر جنگ کرنے والوں کی بابت یہ حکم دیا گیا ہے

''اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے لڑنا چاہے تو تو اس کا محاصرہ کرنا۔ اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کر دے تو وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے قتل کر ڈالنا۔ لیکن عورتوں اور بال بچوں اور چوپایوں اور اس شہر کے سب مال اور لوٹ کو اپنے لئے رکھ لینا اور تو اپنے دشمنوں کی اس لوٹ کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھ کو دی ہو کھانا۔''

یہ پڑھ کر ہر پڑھنے والا حیران ہو جائے گا کہ میور صاحب اس قتل و غارت کی تعلیم کی مثال پیش کر رہے ہیں اور بنونضیر کے ساتھ ہونے والے سلوک کی مذمت کر رہے ہیں، جن کی جان بخشی کر دی گئی۔ وہ ہتھیاروں کے سوا اپنی دیگر قیمتی املاک ساتھ لے گئے۔ اور باہر جا کر پھر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگ گئے۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ اس تعلیم کی رو سے عورتوں اور بچوں کی جان بخش دی گئی ہے۔ ان کے متعلق تفصیلی حکم اس کے بعد آتا ہے اور وہ یہ ہے

''ان سب شہروں کا یہ حال کرنا جو تجھ سے بہت دور ہیں اور ان قوموں کے شہر نہیں ہیں۔ پر ان قوموں کے شہروں میں جن کو خداوند تیرا خدا میراث کے طور پر تجھ کو دیتا ہے کسی ذی نفس کو جیتا نہ بچا رکھنا۔''

یعنی یہ تعلیم ہے کہ جس شہر پر قبضہ کرو اس کے بچے بچے کو قتل کرنا تم پر فرض ہے۔ اب ہر انصاف پسند دیکھ سکتا ہے کہ بائبل کی اس تعلیم کی نسبت، آنحضرت ﷺ کا سلوک سراسر شفقت اور نرمی کا سلوک تھا۔

لیکن ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ درختوں کے متعلق آخر کیا ہدایت ہے جس کا ذکر میور صاحب اس طمطراق سے کر رہے ہیں۔ اور اس ہدایت کا مقصد آخر ہے کیا، کیونکہ جب تمام آبادی ان احکامات کی بھینٹ چڑھ چکی ہوگی تو پھر درختوں کا کرنا کیا تھا۔ سو وہ حکم یہ ہے۔

''جب تو کسی شہر کو فتح کرنے کے لئے اس سے جنگ کرے اور مدت تک اس کا محاصرہ کئے رہے تو اس کے درختوں کو کلہاڑی سے نہ کاٹ ڈالنا کیوں کہ ان کا پھل تیرے کھانے کے کام آئے گا۔۔۔ سو فقط انہی درختوں کو کاٹ کر اڑا دینا جو تیری دانست میں کھانے کے مطلب کے نہ ہوں۔''

اب بات واضح ہوئی کہ آخر درختوں کو بچانے کا مقصد کیا تھا۔ تاکہ جب فاتح افواج مردوں، عورتوں اور بچوں کے قتل سے فارغ ہو جائیں تو ان کے کھانے میں کہیں پھلوں کی کمی نہ ہو جائے۔ یہ نرمی یا درگزر کی نہیں بلکہ ظلم اور شکم پروری کی تعلیم ہے۔ معلوم نہیں میور صاحب کس کو دھوکا دینے کی کوشش کر رہے ہیں اور کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

غزوہ بنوقریظہ

بنونضیر بے بس ہو کر مدینہ سے نکل گئے۔ لیکن انہوں نے اپنی غداری اور سازش کی ناکامی سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ بلکہ ان کی مخالفت اور بغض کے ساتھ جوشِ انتقام کا عنصر بھی شامل ہو گیا۔ اس قبیلے کے کچھ لوگ شام کی طرف نکل گئے اور کچھ خیبر کی یہودی آبادی میں رہنے لگے۔ اور وہاں ان کے سرداروں نے نمایاں سیاسی مقام حاصل کر لیا۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سروں پر مسلمانوں کے خلاف بغض کا بھوت اس بری طرح سوار تھا کہ ان کی زندگیاں اس امر کے لئے وقف ہو گئی تھیں کہ وہ تمام عرب کو مسلمانوں کی قتل و غارت پر اکسائیں۔ اس کام میں ان کے نمایاں رؤسا کنانہ بن ربیع، حیی بن اخطب اور سلام بن ابی الحقیق پیش پیش تھے۔ سب سے پہلے تو انہوں نے قریشِ مکہ سے رابطہ کر کے ان کو آمادہ کیا کہ وہ مدینہ پر حملہ کریں۔ پھر وہ نجد کے علاقے میں گئے اور وہاں پر قبیلہ غطفان کے لوگوں کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ سب کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملہ کریں۔ جب اتنے مضبوط گروہ مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تو پھر اس رو میں بنوسلیم، بنواسد اور بنوسعد بھی آ گئے اور ان کے ساتھ مل کر تہیہ کیا کہ وہ ایک بار مدینہ پر حملہ کر کے اسلام کو اور مسلمانوں کو مٹا دیں گے۔ ان اتحادی قبائل کے ساتھ دوسرے چھوٹے قبائل بھی شامل ہوتے گئے۔ ان سب نے مل کر اتنا بڑا لشکر جمع کیا، جس کی مثال اس علاقے کی، اس وقت تک کی معلوم تاریخ میں نہیں ملتی۔ اب ان دنیاداروں کی نظر میں مسلمانوں کو تباہی سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔ جب یہ لشکر مدینہ پہنچا تو مسلمان خندق کھود کر دفاع کے لئے تیار تھے لیکن ان کی تعداد مخالفین سے کئی گنا کم تھی۔ مشرکین کے لشکر کی تعداد دس سے پندرہ ہزار بیان کی جاتی ہے جبکہ مسلمانوں کے لشکر کی تعداد صرف تین ہزار تھی اور محاصرے کی وجہ سے مدینہ میں موجود مسلمان فاقوں پر آ گئے تھے۔ اس وقت تک مدینہ کے یہود میں سے بنوقینقاع اور بنونضیر تو مدینہ سے نکل چکے تھے لیکن بنوقریظہ ابھی مدینہ میں موجود تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ بنونضیر سے جنگ کے وقت بنوقریظہ کی طرف سے بھی عہدشکنی شروع ہوئی تھی اور وہ قلعہ بند ہو گئے تھے۔ لیکن پھر سمجھانے پر انہوں نے جنگ کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ سے نئے سرے سے عہد کر لیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے نہ صرف عفو کا سلوک فرمایا تھا بلکہ ان کی دلجوئی کے لئے ان پر احسانات بھی فرمائے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی، صحیح مسلم کتاب الجهاد والسیر)

لیکن اب مشرکین کو ان کی مدد کی ضرورت تھی۔ تاکہ جس طرف بنوقریظہ کی آبادی تھی اس طرف سے مدینہ میں داخل ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہو سکیں۔ دوسری جانب خندق ان کے راستے میں حائل تھی۔ چنانچہ مشرکین نے بنونضیر کے سردار حیی بن اخطب کو، جو مشرکین کے لشکر میں شامل تھا بنوقریظہ کے قلعے کی طرف بھجوایا تاکہ وہ بنوقریظہ کو ورغلا کر مسلمانوں کے خلاف جنگ پر اکسائے۔ جب یہ شخص ان کے پاس پہنچا تو بنوقریظہ کے سردار کعب بن اسد نے قلعے کا دروازہ بند کروا دیا اور حیی بن اخطب کو کہا کہ تو ایک منحوس شخص ہے میں تجھے اپنے مکان میں نہیں بلانا چاہتا۔ اور میرا محمد (ﷺ) سے عہد ہو چکا ہے اور میں نے محمد (ﷺ) کو باوفا اور عہد کو پورا کرنے والا پایا ہے۔ اس یہودی سردار کا یہ جملہ صاف بتا رہا ہے کہ بنوقینقاع اور بنونضیر کے مدینہ سے اخراج کے بعد بھی، اس وقت کے یہود بھی آنحضرت ﷺ کو عہد کا پاس کرنے والا سمجھتے تھے اور یہود کے سرداروں کو قصوروار سمجھتے تھے۔ لیکن اس کے بعد حیی بن اخطب نے اس کو جتلانا شروع کیا کہ علاقے کے سارے قبائل اپنے جنگجوؤں کو لے کر مسلمانوں کے مقابل پر نکل آئے ہیں اور تہیہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو ختم کئے بغیر نہیں لوٹیں گے۔ وہ ان کو سبز باغ دکھاتا رہا یہاں تک کہ اس نے کہا کہ اگر قریش واپس چلے گئے تو میں تمہارے ساتھ قلعہ میں آ جاؤں گا۔ یہ سب کچھ سن کر بنوقریظہ کے دل بدلنے لگے اور وہ مسلمانوں سے غداری کرنے اور ان کے خلاف جنگ کرنے پر تیار ہو گئے۔ آخر ان کو یہ بھی

نظر آ رہا تھا کہ مسلمانوں کے مقابل کئی گنا لشکران کو ختم کرنے کا عہد کر کے آیا ہے اور انہیں فرضی فتح کے بعد بہت سے اموال ملنے کا لالچ بھی ہوگا۔ جب اس امر کی اطلاع حضور ﷺ کو پہنچی تو آپ نے بعض صحابہؓ کو بنوقریظہ کی طرف روانہ فرمایا تا کہ اس بات کی حقیقت معلوم کریں۔ یہ موڑ مسلمانوں کے لئے بہت خطرناک تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب دشمنوں کی چار پانچ گنا فوج بڑے آرام سے مدینہ میں داخل ہو کر ان مسلمانوں کا قتلِ عام شروع کر سکتی ہے، جن کے پاس اب سوائے خدا کی ذات کے کوئی اور امید کی کرن نہیں بچی تھی۔ ان کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے بنو قریظہ نے بھی ساتھ شامل ہو جانا تھا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے ان صحابہؓ کو ارشاد فرمایا کہ اگر یہ خبر صحیح ہو تو اشارے سے مجھے بتانا اور اگر یہ خبر غلط ہو تو اس کا اعلان کر دینا۔ جب یہ صحابہؓ بنوقریظہ کے پاس پہنچے تو ان کا حال اس سے بھی بدتر پایا جو سنا تھا۔ اور اس خبر کی تصدیق ہوگئی کہ انہوں نے عہد توڑ دیا ہے۔ تب ان سے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ سے کیا ہوا عہد کیوں توڑ دیا تو بنوقریظہ کے سردار کعب نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ کون ہے؟ اور محمد ﷺ سے میرا کوئی عہد و پیمان نہیں تھا۔ پھر یہود مسلمانوں کے سفیر حضرت سعد سے بدکلامی کرنے لگے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ بدکلامی کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے اور وہاں سے واپس آ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کر دیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 2 ص 158-159)

یہ بات مغربی مصنفین سے پوشیدہ نہیں کہ بنو قریظہ سے گٹھ جوڑ کر کے کیا مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ چنانچہ کیرن آرمسٹرانگ اپنی کتاب میں تحریر کرتی ہیں کہ اس گٹھ جوڑ کا مقصد یہ تھا کہ دو ہزار حملہ آور بنوقریظہ کی آبادی کی طرف سے مدینہ میں داخل ہوں اور ان قلعوں پر ہلہ بولیں جن میں مسلمان بچے اور عورتیں محصور تھے۔ اور مسلمان عورتوں اور بچوں کا قتلِ عام شروع کر دیں۔

(Muhammad by Karen Armstrong page 205)

تو یہ تھے ارادے ان لوگوں کے جنہوں نے عہد کیا تھا کہ مدینہ پر حملے کی صورت میں مسلمانوں کے ساتھ مل کر مدینہ کا دفاع کریں گے۔ اور پھر جب انہوں نے ایک دفعہ عہد شکنی کی تو نبیِ اکرمؐ نے نہ صرف انہیں معاف فرمایا بلکہ ان پر احسان بھی فرمایا۔ اور اب وہ احسان کا یہ بدلہ دے رہے تھے کہ مسلمانوں کی قتل و غارت کی سازش بنا رہے تھے۔

اب ظاہری اسباب کے لحاظ سے مدینہ میں محصور اس مقدس اور معصوم گروہ کا مستقبل تاریک نظر آ رہا تھا، سوائے خدا کی مدد کے اب اور کسی مدد کی امید باقی نہیں رہی تھی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس موقع پر بنو قریظہ کے یہود نے اپنے جاسوس اس قلعے کی طرف بھیجنے شروع کئے جس میں مسلمان بچے اور عورتیں موجود تھیں تا کہ اس قلعے کا اچھی طرح جائزہ لیا جائے۔ یہ قلعے عسکری لحاظ سے غیر محفوظ تھے کیونکہ تمام مرد خندق پر لشکر کے مقابل پر کھڑے تھے اور ان قلعوں میں چند مردوں کے سوا کوئی حفاظت کرنے والا نہیں تھا۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ اس وقت آنحضرت ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ، حضرت حسان بن ثابتؓ کے قلعے میں تھیں اور یہ خبر ان تک پہنچ چکی تھی کہ بنوقریظہ نے اپنا معاہدہ توڑ دیا ہے اور دشمنوں سے مل گئے ہیں۔ انہوں نے ایک یہودی کو دیکھا کہ قلعے کے اردگرد پھر رہا ہے۔ آپ کو یہ خیال آیا کہ یہ یہودی موقع محل دیکھ رہا ہے تا کہ یہاں حملہ کروا سکے۔ حضرت صفیہؓ نے حضرت حسانؓ سے کہا کہ باہر نکل کر اس کو مار دو۔ حضرت حسانؓ نے فرمایا کہ میں تو اس کام کا آدمی نہیں ہوں۔ پھر حضرت صفیہؓ خود ایک لٹھ لے کر نکلیں اور اس یہودی پر حملہ کر کے اس کو مار دیا۔ اس طرح وقتی طور پر یہ خطرہ ٹل گیا۔ یہ وقت بہت خطرناک تھا۔ چنانچہ سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقین برملا کہنے لگ گئے تھے کہ مسلمانوں کی مدد کے متعلق خدا اور رسول کے وعدے جھوٹے تھے۔ بعض منافقین رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہتے تھے کہ ہمارے مکانات غیر محفوظ ہیں اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنے گھروں میں رہ کر ان کی حفاظت کریں۔ اس طرح وہ میدانِ جنگ سے فرار چاہتے تھے۔ اور یہ وہ وقت تھا جس کے متعلق قرآنِ شریف میں بیان کیا گیا ہے کہ

جب وہ تمہارے پاس تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اور تمہارے نشیب کی طرف سے بھی آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل (اچھلتے ہوئے) ہنسلیوں تک جا پہنچے اور تم لوگ اللہ پر طرح طرح کے گمان کر رہے تھے۔ وہاں مومن ابتلاء پر ڈالے گئے اور سخت (آزمائش کے) جھٹکے دیئے گئے۔

(الاحزاب 11۔12)

لیکن اس وقت بھی مومنوں کا ایمان ترقی کر رہا تھا۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مومنوں نے کفار کے اس لشکر کو دیکھا تو کہا کہ یہ سب کچھ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے وعدوں کے مطابق ہے اور خدا اور رسول ضرور سچے ہیں۔ اور ان حالات میں ان کے ایمان اور تسلیم میں ترقی ہی ہوئی۔

(الاحزاب 32)

دماغی عارضہ

مکرم غلام احمد چشتی صاحب معلم وقف جدید وقف سے پہلے فوج میں تھے۔ دوسری جنگ عظیم میں شرکت کی۔ جنگ کے اختتام پر آپ کو فارغ کر دیا گیا اور ان کے افسر نے لکھا کہ اس نوجوان کے دماغ میں کوئی عارضہ ہے جس کی وجہ سے یہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرتا ہے اور روتا ہے۔

(الفضل ربوہ 30 ستمبر 2000ء ص 7)

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یارب ہو مری نعت بھی شایان محمدؐ — بن جائے زباں میری ثنا خوان محمدؐ
ہر لفظ ہو اس کا گل بستانِ محمدؐ — کھل جائے ہر اک کے لئے ایوان محمدؐ
آئیں نظر اشعار گلستان محمدؐ — مضمون سے ہو جلوہ نما شان محمدؐ
گر دیکھ لے دنیا کبھی قرآن محمدؐ — ہو جائے دل و جان سے قربان محمدؐ
پاتے ہیں نئی زیست محبان محمدؐ — ہے آبِ بقا چشمۂ حیوانِ محمدؐ
راضی بہ رضا رہتے ہیں غلمان محمدؐ — طاعت کا نمونہ ہیں فدایان محمدؐ
پی لیتے ہیں جو بھی مئے عرفان محمدؐ — رہتے ہیں سدا مست، وہ رندان محمدؐ
گرویدہ ہوئے دیکھ کے احسان محمدؐ — آزادوں سے بہتر ہیں غلامان محمدؐ
وہ نورِ بصیرت انہیں اللہ نے دیا تھا — ہیں قابل تحسین غلامان محمدؐ
گھر بار سبھی مال و متاع چھوڑ کے آئے — اللہ کی خاطر سے غریبان محمدؐ
مظلوم تھے ظالم سے لڑی جنگ دفاعی — غالب ہوئے کفار پہ مردان محمدؐ
کیا پھونک دیا کان میں متوالوں کی آخر — آزاد ہیں دنیا سے محبان محمدؐ
دکھ درد میں لب پر کوئی شکوہ نہ گلہ تھا — تھا صبر و رضا شیوۂ یارانِ محمدؐ
مبعوث ہوئے آپؐ ہی ہر قوم کی جانب — ہر اسود و احمر پہ ہے احسان محمدؐ
اس بحرِ کرم کے تو ہیں انداز نرالے — غیروں پہ بھی ہے بارش احسان محمدؐ
پڑھتے ہیں سبق قول خدا قول نبی کا — جاری ہے سدا فیض دبستان محمدؐ
دنیا میں ہے توریت بھی انجیل بھی لیکن — ہے سب سے جدا شان میں قرآن محمدؐ
بیمار دلوں کیلئے یہ آبِ بقا ہے — دیتا ہے شفا آج بھی قرآنِ محمدؐ
توفیق سے اللہ کی پابند رہو تم — ٹوٹے نہ کبھی بھول کے پیمان محمدؐ
پکڑے رہو مضبوط اگر فتح ہے منظور — چھوٹے نہ کبھی ہاتھ سے دامان محمدؐ
آساں ہی یقیں کرتے تھے کفار مٹانا — دیکھی نہیں تھی قوتِ عرفانِ محمدؐ
گر چاہے عدو آج بھی وہ زور لگا لے — اجڑے گا نہ اس سے کبھی بستان محمدؐ
دشمن بھی بدل جائے بنے دوست ہمارا — دیکھے اگر آئینۂ احسانِ محمدؐ

مدحت کا جو حق ہے وہ ادا کیسے ہو ناصرؔ
معذور ہیں سارے ہی ثنا خوانِ محمدؐ

سید محمد الیاس ناصر دہلوی

محمد رفیع بٹ صاحب

میری اہلیہ مکرمہ شاہدہ رفیع صاحبہ

میری اہلیہ محترمہ شاہدہ رفیع صاحبہ 28 سال میری رفیقہ حیات رہیں۔ ہم لوگ گاؤں میں رہا کرتے تھے دیہاتی ماحول میں بھی میری اہلیہ نے ہمیشہ میرے والدین کا ادب ملحوظ رکھا اور میرے چھوٹے بہن بھائیوں سے شفقت اور محبت کا سلوک کیا جب چھوٹے بھائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملازمت کے سلسلہ میں باہر چلے گئے تو ایک بڑی بہن کی طرح چاہت اور محبت سے بھائیوں کو یاد کرتی تھیں اور ان کی خیریت کے لئے دعائیں کیا کرتی تھیں۔ ان کی ان خوبیوں کی وجہ سے ہمارا گھر امن اور سکون کا گہوارہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے جماعت کی پاکیزہ تعلیم پر دیہات کے ماحول میں بھی عمل کر کے ایک نمونہ قائم کیا جس نے اردگرد کے رہنے والوں پر بھی نیک اثر ڈالا۔

طبیعت میں متانت اور سنجیدگی کی وجہ سے لڑائی جھگڑے سے ان کا دامن فطرتاً پاک تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں صبر وتحمل اور بلند حوصلگی بھی کمال درجہ کی عطا فرما رکھی تھی۔ ان کے سامنے ان کے گھر کے بزرگوں اور عزیز و اقارب کی وفات کے واقعات ہوئے مگر خواہ کیسا ہی دکھ یا مصیبت کیوں نہ ہو میں نے کبھی اپنی اہلیہ کو شدت غم میں نڈھال ہوتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ باوقار رہا کرتی تھیں۔ پریشانی اور گھبراہٹ میں حوصلہ سے کام لیتیں اور دوسروں کو حوصلہ دیتی تھیں۔ ضبط نفس کا ملکہ قدرت نے انہیں عطا فرما رکھا تھا۔ پشاور قیام کے دوران ہمارا بیٹا طاہر احمد جو اس وقت تقریباً دو سال کا تھا گرم پانی سے جھلس گیا بچے کو خیبر ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں لے گئے تو ڈاکٹر نے جھلسی ہوئی جلد صاف کر دی جس سے سرخ رنگ کا خون آلود جسم نظر آنے لگا مجھ سے یہ منظر دیکھا نہ گیا مگر انہوں نے آگے بڑھ کر بچے کو خود اٹھا لیا اور C.M.H لے جا کر میرے حوالے کیا کہ اب ڈاکٹر سے مرہم پٹی کروالیں۔ اس دوران اور اس کے بعد بھی وہ مکمل طور پر حوصلہ میں رہیں حالانکہ بچے کی حالت بہت نازک اور تشویشناک تھی مگر انہوں نے اپنے جذبات کو بے قابو نہ ہونے دیا جس سے بچے کی دیکھ بھال میں بہت مدد ملی۔

فروری 1988ء میں یونیورسٹی ٹاؤن پشاور میں ہی ہمیں اچانک ان کے ابا جان کی وفات کی اطلاع ملی۔ میں نے بڑی احتیاط سے بتایا کہ ذرا جلدی تیار ہو جائیں۔ وہ اصل بات سمجھ گئیں اور بچوں کو لے کر سفر کے لئے تیار ہو گئیں مسلسل آٹھ گھنٹے سفر کے بعد گاؤں پہنچے تو ان کے ابا جان کی نعش قبر میں اتاری جا چکی تھی۔ وہ قبر پر گئیں اور قبر میں ہی ان کا آخری دیدار کیا۔ صبر اور رضائے مولیٰ پر راضی رہنے کا شاندار نمونہ دکھایا جو بہتوں کے لئے قابل تقلید تھا ع

اے خدا برتربت او ابر رحمت ہا ببار

1989ء میں مجھے نصرت جہاں اکیڈمی میں خدمت کا موقعہ ملا ہم نے ربوہ میں رہائش اختیار کر لی۔ ربوہ آنے کے بعد ربوہ کی ہی ہو گئیں اور کبھی بے تابی سے گاؤں کو یاد نہ کیا نہ کبھی بیجا میکے جانے کا تقاضا کیا انہیں فضول تقاضوں اور بے جا مطالبات کی عادت ہی نہ تھی۔ وسائل کے اندر رہتے ہوئے بڑی کفایت شعاری وسلیقہ مندی اور عمدگی سے خانہ داری کے امور نبٹاتی تھیں۔ اپنی ضروریات سے کچھ رقم بچا لیتیں جو جماعتی چندہ جات اور معاشرتی ضرورتوں پر خرچ کرتیں۔ مستحقین کی پوشیدہ طور پر مدد کرتی تھیں اور اسے اتنا پوشیدہ رکھتیں کہ مجھے بھی پتہ نہ ہوتا تھا کہ کسے کیا دیا ہے؟ طبیعت پر حسن ظن غالب تھا کبھی کسی کا ناپسندیدہ طور پر ذکر کرتے انہیں نہ سنا گیا۔ صبح تلاوت اور نماز سے فارغ ہو کر گھر کے کام کاج میں لگ جاتیں۔ ہر کسی کے دکھ درد میں شریک ہو کر ہمدردی اور غمگساری میں حصہ لیتیں مگر اپنا دکھ صرف اپنے مولیٰ کے سامنے ہی پیش کیا کرتی تھیں ہماری بڑی بیٹی شادی کے بعد اپنے سسرال میں امریکہ چلی گئی تھی ماں نے بیٹی کی جدائی میں چھ سال کا عرصہ بہت کرب اور دکھ سے کاٹا مگر میں نے کبھی انہیں اداس نہیں دیکھا۔ بیٹی کی جدائی کا غم انہیں اندر سے کھاتا رہا یہاں تک کہ عمر کے 44ویں سال میں ہی ان کا دل کام کرنا چھوڑ گیا اور وہ رضائے مولیٰ پر قربان ہو گئیں۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

انہوں نے تین بیٹے، تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مسلسل خدمت

حضرت مولوی محمد الیاس خان صاحب چارسدہ کے رہنے والے تھے۔ 1909ء میں احمدیت قبول کی۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں ابتدا سے اپنے والد کا بہت احترام کیا کرتا تھا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد جب میرے والد صاحب مخالفوں کے ساتھ مل کر احمدیت کے سخت مخالف ہوئے، تو بھی بدستور میں ان کا ویسا ہی ادب واحترام کرتا جیسے پہلے کیا کرتا تھا اور اپنی تنخواہ سے ماہوار کچھ نہ کچھ ان کی خدمت میں پیش کرتا۔

(حیات الیاس صفحہ 22 از عبدالسلام خان)

تعارف

دو کمپیوٹر سی ڈیز پر مشتمل

احمدیہ منی انسائیکلوپیڈیا

جدید سہولتوں سے آراستہ اس دور میں روز افزوں ترقیات کا سلسلہ جاری ہے۔ دیگر شعبہ جات کی طرح سائنس کا میدان بھی اس راستے پر رواں دواں ہے۔ ہر شعبہ زندگی پر کمپیوٹر کی حکمرانی بڑھتی جا رہی ہے۔ مطالعہ کتب، تحقیق اور لائبریری کے استعمال میں کمی ہو رہی ہے کیونکہ کمپیوٹر نے ان کی کمی کو پورا کرنے کا کام کیا ہے اس زمانے میں بھی مطالعہ کی اہمیت مسلم ہے۔ ایک شخص کا علم پختہ نہیں سمجھا جاتا جب تک اس کا گہرا مطالعہ نہ ہو۔ تاہم کمپیوٹر کی ایجاد سے بے شمار اور فوائد بھی حاصل ہوئے ہیں۔ مثلاً 50 سے زائد جلدوں پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا زاب دو یا تین CDs پر دستیاب ہیں۔ ہزاروں روپے کی جلدیں، ان کو رکھنے کی دقت اور مطلوبہ معلومات تلاش کرنے جیسی مشکلات صرف چند CDs نے حل کر دی ہیں۔ اور پھر ان CDs میں ڈھیروں تصاویر، ویڈیوز اور متعدد ایسی سہولتیں موجود ہیں جو کتابی شکل کے انسائیکلو پیڈیا میں موجود نہیں ہیں۔ اس طرح یہ کہنا بجا ہے کہ اس دور کے نوجوان کی تحقیق کا رخ پرنٹ میڈیا سے الیکٹرانک میڈیا کی طرف ہوتا جا رہا ہے۔

احمدی نوجوان اپنی اپنی سطح پر کمپیوٹر میں پروگرامنگ ڈیٹا بیس سسٹم اور جماعتی لٹریچر کو CDs میں منتقل کرنے کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح کی ایک کاوش مکرم برادرم مبشر محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع کوئٹہ نے پیش کی ہے۔ جسے انہوں نے احمدیہ منی انسائیکلوپیڈیا کا نام دیا ہے۔ اگر اس دو سی ڈیز پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا کو دیکھا جائے تو واقعی آپ کو جماعت کے بارے میں ضروری معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ اس قسم کی معلومات ہر احمدی گھرانے میں ہونا ضروری ہیں۔ اس انسائیکلو پیڈیا کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ جماعتی معلومات اور دوسرا حصہ واقفین نو بچوں اور بچیوں کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ جب آپ اپنے کمپیوٹر میں اس سی ڈی کو چلائیں گے اور اس کی جزئیات کو چیک کریں گے تو کلک کرنے پر آپ معلومات کے ایک جہان میں پہنچ جائیں گے۔ اس پروگرام کے ابتدائی صفحے پر آپ کو درج ذیل فہرست نظر آئے گی۔

☆ تعارف نظام جماعت
☆ روح پرور نظارے
☆ جماعت احمدیہ اکناف عالم میں۔ ایک نظر
☆ عام دینی معلومات
☆ تفہیم دین۔ روزمرہ کے مسائل، سوالاً جواباً
☆ معروف جماعتی کتب اور مصنفین کے نام
☆ منتخب دعائیں
☆ ایک داعی الی اللہ کی بنیادی ضرورت
☆ بنیادی اختلافی مسائل
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجالس عرفان۔ آڈیو

اس پروگرام کے دوسرے حصے کو واقفین نو کے لئے خوبصورت انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ جس میں نصاب وقف نو، حضرت خلیفہ رابع کے واقفین نو کے متعلق خطبات، دینی معلومات، چند اہم دعائیں چہل احادیث، قصیدہ، نظمیں، نداء، نماز، وضو اور تلاوت کا تعارف، مقدس و تاریخی مقامات، لطائف اور بہت کچھ شامل ہے۔ اس حصہ میں بچوں کی نفسیات کے حوالے سے ہر دلعزیز بنانے کے لئے مختلف رنگوں سے مزین کیا گیا ہے ہر سال کے وقف نو کے نصاب کو الگ رنگ دیا گیا ہے۔ کچھ روزمرہ کی عام معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں، بچوں کے نصاب میں تمام نظمیں اچھی آوازوں میں ملیں گی۔ قرآن کریم کے بعض حصے کی آڈیو تلاوت بھی دستیاب ہے تاکہ بچے درست تلفظ کے ساتھ قرآن کریم سیکھ سکیں۔

اس پروگرام کا استعمال بہت آسان ہے۔ سب چھوٹے بڑے اس سے آسانی سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس پروگرام کو Visual Basic 6 میں بنایا گیا ہے۔ اس سی ڈی کو چلانے کے لئے XP کی ونڈو بہتر ہے، اگر XP نہ ہو تو windows 98 میں میڈیا پلیئر 9 اور پاور پوائنٹ ضرور انسٹال ہونا چاہئے۔

مکرم مبشر محمود صاحب نے دن رات کی محنت سے یہ دینی معلوماتی انسائیکلو پیڈیا تیار کر کے احباب جماعت اور بچوں کی بہت سی مشکلات کو حل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے ساتھ کام کرنے والے دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ احباب جماعت، خواتین اور بچے اس C.D سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ (ایف شمس)

15 سال کی عمر سے

ایک دفعہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کی صاحبزادی نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے کس عمر میں نماز باجماعت پڑھنی شروع کی تو فرمایا:

''نماز کے بارہ میں تو مجھے یاد نہیں البتہ تہجد کی نماز میں نے 15 سال کی عمر سے پڑھنی شروع کر دی تھی''۔

(الفضل 20 مارچ 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک لالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 6-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ ایک کنال باغ احمد راولپنڈی مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ سوزوکی کار مالیتی -/125000 روپے۔ 3۔ نقد رقم جمع بینک -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت پینشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منظور احمد گواہ شد نمبر 1 محمد افضال اظہر ملک چک لالہ راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 سید انور احمد شاہ ولد سید فضل احمد شاہ راولپنڈی

مسل نمبر 41307 میں مریم صدیقہ زوجہ منظور احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 6-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 12 تولہ مالیتی -/84000 روپے۔ 3۔ مکان برقبہ 8 مرلہ مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مریم صدیقہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ولد علی حیدر چکلالہ راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 سید انور احمد شاہ چکلالہ راولپنڈی

مسل نمبر 41308 میں طارق احمد ولد منظور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 6-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق احمد گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ولد علی حیدر چکلالہ راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 سید انور احمد شاہ چکلالہ راولپنڈی

مسل نمبر 41309 میں مہرین احمد بنت محمد احمد خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 16-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پرائز بانڈز -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مہرین احمد گواہ شد نمبر 1 محمد احمد خان والد موصیہ ولد علی احمد خان چکلالہ راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد خان ولد محمد احمد خان چکلالہ راولپنڈی

مسل نمبر 41310 میں محمود فاتح احسن ولد محمود مجیب اصغر قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بارانی یونیورسٹی ہوسٹل راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 6-6-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود فاتح احسن گواہ شد نمبر 1 محمود مجیب اصغر (انجینئر) والد موصی گواہ شد نمبر 2 رفاقت احمد ولد میاں عبدالرحمان مرحوم اسلام آباد

مسل نمبر 41311 میں سیدہ ماہ رخ پروین زوجہ مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 22-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 4 تولہ مالیتی اندازاً -/32000 روپے۔ 2۔ سلائی مشین مالیتی -/10000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سیدہ ماہ رخ پروین گواہ شد نمبر 1 مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید حسین احمد مربی سلسلہ راولپنڈی

مسل نمبر 41312 میں امتہ السلام زوجہ سید طیب محمود جیلانی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیشنل ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 1-4-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ساڑھے پانچ تولہ مالیتی تقریباً -/51700 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ السلام گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالمجیب وصیت نمبر 28720 گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد ولد بشارت احمد چکلالہ راولپنڈی

مسل نمبر 41313 میں محمد سعید قمر ولد محمد اصغر قمر قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی کینٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 3-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6600 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد سعید قمر گواہ شد نمبر 1 ملک انور احمد وصیت نمبر 17705 گواہ شد نمبر 2 وحید احمد رفیق وصیت نمبر 30616

مسل نمبر 41314 میں شکیلہ سعید زوجہ محمد سعید قمر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 3-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور تقریباً 6 تولہ مالیتی -/38000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شکیلہ سعید گواہ شد نمبر 1 ملک انور احمد وصیت نمبر 17705 گواہ شد نمبر 2 وحید احمد رفیق وصیت نمبر 30616

مسل نمبر 41315 میں ساجدہ داؤد زوجہ چوہدری داؤد احمد مہار قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 18-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع کشمیر لین پشاور روڈ راولپنڈی مالیتی -/1700000 روپے۔ 2۔ زرعی اراضی 5 ایکڑ واقع پوہلہ مہاراں مالیتی -/1000000 روپے۔ 3۔ دودکانوں میں سے ایک کی حصہ دار ہوں واقع چوک داتہ زید کا مالیتی -/500000 روپے۔ 4۔ طلائی زیور 4 تولہ مالیتی -/35000 روپے۔ 5۔ حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ساجدہ داؤد گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد مہار خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں محمد اسلم شریف ولد میاں فضل کریم راولپنڈی

مسل نمبر 41316 میں نثار احمد ولد منشی نتھا خان قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 12-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زمین 8 کنال مالیتی -/150000 روپے۔ 2۔ مکان 5 مرلہ مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ نقد رقم -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نثار احمد گواہ شد نمبر 1 سید سعید الحسن مربی سلسلہ ولد سید سعید الحسن شاہد چنگا بنگیال گواہ شد نمبر 2 سعید احمد ولد عبدالحمید چنگا بنگیال

مسل نمبر 41317 میں ملک اکمل نواز ولد ملک منیر احمد قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت 1987ء ساکن کلر سیداں ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 24-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5315 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک اکمل نواز گواہ شد نمبر 1 سید سعید الحسن مربی سلسلہ چنگا بنگیال گواہ شد نمبر 2 ملک گل نواز ولد ملک منیر احمد کلر سیداں

مسل نمبر 41318 میں راحیلہ ہارون الرشید زوجہ ہارون الرشید قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت 1957ء ساکن دارالضیافت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکرہ آج بتاریخ 1-10-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/2500 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 380-59 گرام -/44200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راحیلہ ہارون الرشید گواہ شد نمبر 1 ہارون الرشید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد شوکت وصیت نمبر 22387

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 11 فروری 2005ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	خطبہ جمعہ
2-35 a.m	گلشن وقف نو
3-45 a.m	ملاقات پروگرام
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 a.m	چلڈرنز کلاس
6-50 a.m	ملاقات
8-00 a.m	سپورٹس
8-40 a.m	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
9-25 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
10-00 a.m	چلڈرنز کلاس
11-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 p.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	سرائیکی سروس
2-00 p.m	بنگلہ ملاقات
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کلاس
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (لائیو)
7-20 p.m	درس حدیث
7-40 p.m	بنگلہ ملاقات
8-40 p.m	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
9-20 p.m	خطبہ جمعہ ریکارڈنگ
10-30 p.m	انٹرویو
11-10 p.m	اردو ملاقات

ہفتہ 12 فروری 2005ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	یسرنا القرآن
2-05 a.m	خطبہ جمعہ
3-05 a.m	ملاقات اردو
4-15 a.m	انٹرویو
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-10 a.m	خطبہ جمعہ
7-20 a.m	کوئز انوار العلوم
7-50 a.m	سوال و جواب
8-55 a.m	کہکشاں پروگرام
9-20 a.m	مشاعرہ
10-20 a.m	ورائٹی پروگرام
11-05 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-10 p.m	لقاء مع العرب
1-10 p.m	فرانسیسی پروگرام
2-05 p.m	سوال و جواب
3-05 p.m	انڈونیشین پروگرامز
3-55 p.m	خطبہ جمعہ
5-05 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m	بنگلہ پروگرامز
6-50 p.m	انتخاب سخن۔ براہ راست
8-30 p.m	بستان وقف نو
9-30 p.m	مشاعرہ
10-40 p.m	کہکشاں پروگرام
11-05 p.m	سیرت رفقاء حضرت مسیح موعود
11-40 p.m	سوال و جواب

اتوار 13 فروری 2005ء

12-55 a.m	لقاء مع العرب
1-50 a.m	بستان وقف نو
2-50 a.m	مشاعرہ
3-50 a.m	سوال و جواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	بستان وقف نو
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-55 a.m	سیرت حضرت مسیح موعود
9-20 a.m	سوال و جواب
10-00 a.m	بستان وقف نو
11-05 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-10 p.m	لقاء مع العرب
1-10 p.m	سپینش پروگرام
2-15 p.m	سوال و جواب
3-50 p.m	انڈونیشین سروس
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-45 p.m	انتخاب سخن۔ نشر مکرر
7-15 p.m	بنگلہ پروگرام
8-10 p.m	خطبہ جمعہ
9-20 p.m	گلشن وقف نو
10-20 p.m	سیرت حضرت مسیح موعود
11-00 p.m	سوال و جواب

اعلان داخلہ

ہائر ایجوکیشن کمیشن نے فرانس میں ڈاکٹرل سٹڈیز جو کہ بیسک اور نیچرل سائنسز میں آفر کی گئی ہے کیلئے سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ اس سکالرشپ کیلئے پبلک سیکٹر یونیورسٹیز رڈگری ایوارڈنگ انسٹی ٹیوٹ کالجز کے ریگولر ٹیچرز درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 فروری 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے HEC کی ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔ (www.hec.gov.pk.snbs)

پاکستان نیوی کے ملازمین کے بچوں کیلئے NUST سے ملحقہ کالجز میں داخلہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ داخلہ فارم وصول کرنے کی آخری تاریخ 6 مارچ 2005ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 7 فروری 2005ء ملاحظہ کریں۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن نے بیرون ملک یونیورسٹیز میں پی ایچ ڈی سکالرشپس برائے اکنامکس اینڈ فنانس کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 مارچ 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے HEC کی ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔ (www.hec.gov.pk)

لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) نے ایم ایس سی اکنامکس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 مارچ 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 7 فروری 2005ء ملاحظہ کریں۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن نے نیشنل/انٹرنیشنل Linkage پروگرام کا اعلان کیا ہے اس میں مرد وخواتین درخواستیں دے سکتے ہیں۔ جو کہ پبلک سیکٹر یونیورسٹیز رڈگری ایوارڈنگ انسٹی ٹیوشنز میں سوشل سائنسز اینڈ ہیومینیٹیز میں ریسرچ کر رہے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔

www.hec.gov.pk

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔فروری 2005ء

طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	12:23
وقت عصر	4:13
غروب آفتاب	5:52
وقت عشاء	7:15

C.P.L 29